السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور آپ کی محبت واطاعت کے وسیلہ کے درمیان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور جاہ ومرتبہ کے وسیلہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے' جبکہ بعض لوگ آپ کی زندگی میں آپ کی دعا کا وسیلہ لینے کے درمیان اور آپ کی وفات کے بعد آپ سے دعا طلب کرنے کے درمیان خلط ملط کردیتے ہیں' جس کے نتیجہ میں مشروع وسیلہ اور ممنوع وسیلہ کے درمیان تمیز مشکل ہوجاتی ہے' کیا اس سلسلہ میں کوئی تفصیل ہے جس سے یہ اشکال دور ہوجائے' اور ان باطل پرستوں کی تردید ہوجائے جو اس قسم کے مسائل میں مسلمانوں کو الجھائے رکھتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ سچ ہے کہ بہت سے لوگ جہالت اور حق بات کی رہنمائی کرنے والوں کی قلت کے سبب مشروع اور وسیلہ اور ممنوع وسیلہ کے درمیان فرق نہیں کرپاتے' حالانکہ دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے' مشروع وسیلہ وہ ہے جس کے ساتھ اللہ نے رسولوں کو بھیجا' آسمان سے کتابیں اتاریں اور جس کے لیے جن اور انسان کو پیدا کیا' اور وہ ہے اللہ کی عبادت کرنا' اس سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نیز تمام رسولوں اور مومنوں سے محبت کرنا' اور اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ان تمام باتوں پر ایمان لانا جن کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے' مثلاً مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا' جنت وجہنم اور وہ تمام باتیں جن کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہیں' یہ سب جنت میں داخل ہونے' جہنم سے نجات پانے اور دنیا وآخرت کی سعادت سے ہمکنار ہونے کے لیے مشروع وسیلہ ہیں۔

مشروع وسیلہ کی صورتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ سے اس کے اسماء وصفات' اس کی محبت' اس پر ایمان اور اپنے ان نیک اعمال کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے جنھیں اللہ نے اپنے بندوں کے لیے مشروع فرمایا ہے' اور انہیں اپنی رضا وخوشنودی اور جنت کے حصول نیز مشکلات سے نجات اور دنیا وآخرت میں تمام امور کی آسانی کا وسیلہ قرار دیا ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرزُقهُ مِن حَيثُ لا يَحتَسِبُ ... ﴿٣﴾... سورة الطلاق

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے لیے (ہر آفت میں) ایک راستہ نکال دے گا' اور اس کو وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو۔''

اور فرمایا:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مِن أَمرِهِ يُسرًا ﴿٤﴾... سورة الطلاق

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی کردے گا۔''

اور فرمایا:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّر عَنهُ سَيِّـٔاتِهِ وَيُعظِم لَهُ أَجرًا ﴿٥﴾... سورة الطلاق

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے گناہ اس پر سے اتار دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا۔''

اور فرمایا:

إِنَّ المُتَّقينَ فى جَنّـٰتٍ وَعُيونٍ ﴿١٥﴾... سورة الذاريات

''بے شک پرہیزگار لوگ جنت اور چشموں میں ہوں گے۔''

اور فرمایا:

إِنَّ لِلمُتَّقينَ عِندَ رَبِّهِم جَنّـٰتِ النَّعيمِ ﴿٣٤﴾... سورة القلم

''بے شک پرہیزگاروں کے لیے ان کے مالک کے پاس نعمت کے باغات ہیں۔''

اور فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ٢٩ ... سورۃ الانفال

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔''

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیتیں وارد ہیں۔

مشروع وسیلہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت 'آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی اتباع کے وسیلہ سے اللہ سے دعا مانگی جائے 'کیونکہ یہ سب عظیم ترین نیک اعمال اور قربت الٰہی کے بہترین وسائل میں سے ہیں۔

رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ ومرتبہ سے 'یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے 'یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق سے 'یا دیگر انبیاء علیہ السلام اور صالحین رحمۃ اللہ علیہ کے جاہ ومرتبہ سے 'یا ان کی ذات سے 'یا ان کے حق سے وسیلہ لینا 'تو یہ سب بدعت ہیں 'شریعت میں ان کی کوئی اصل نہیں 'بلکہ یہ شرک کے اسباب ووسائل میں سے ہیں 'کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے ایسا نہیں کیا 'جب کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کے حق سے سب سے زیادہ واقف تھے 'اگر اس میں کوئی بھلائی ہوتی تو انہوں نے ہم سے پہلے اسے کیا ہوتا 'اور ایسے ہی جب امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ایک بار قحط پڑا تو لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس جا کر آپ کا وسیلہ نہیں لیا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس دعا کی 'بلکہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کے وسیلہ سے بارش طلب کی 'چنانچہ وہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

''اے اللہ! جب ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں قحط کا شکار ہوتے تھے تو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تجھ سے بارش طلب کرتے تھے اور تو ہمیں سیراب کرتا تھا 'اب ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے وسیلہ سے تجھ سے بارش طلب کر رہے ہیں پس تو ہمیں سیراب کر 'اور پھر بارش ہوتی تھی۔'' (صحيح بخاري)

پھر انہوں نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعا کرنے کا حکم دیا 'انہوں نے دعا کی اور تمام مسلمانوں نے ان کی دعا پر آمین کہی اور اللہ نے لوگوں کو سیراب کیا۔

اس سلسلہ میں غار والوں کا قصہ بھی مشہور ہے جو صحیحین میں مروی ہے 'جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم سے پہلی امتوں میں سے تین آدمیوں نے بارش کی وجہ سے رات گزارنے کے لیے ایک غار میں پناہ لی 'جب وہ غار میں داخل ہوگئے تو پہاڑ سے ایک چٹان کھسک کر آئی جس سے غار کا منہ بند ہوگیا اور وہ اسے ہٹا نہ سکے 'چنانچہ انہوں نے باہم یہ طے کیا کہ اس مصیبت سے نجات پانے کا صرف ایک راستہ ہے 'وہ یہ کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے اپنے نیک عمل کے وسیلہ سے اللہ سے دعا فریاد کرے 'چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا 'ایک نے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا وسیلہ لیا 'دوسرے نے زنا پر قادر ہونے کے باوجود اپنی پاکدامنی کا اور تیسرے نے اپنی امانتداری کا وسیلہ لیا 'آخر کار اللہ نے چٹان کو ہٹا دی اور وہ باہر نکل آئے۔ یہ قصہ اس بات کی ٹھوس دلیل ہے کہ نیک اعمال مشکلات ومصائب سے نجات اور دنیا وآخرت کی سختیوں سے عافیت کے عظیم ترین اسباب میں سے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ کسی شخص کے جاہ ومرتبہ سے 'یا اس کی ذات سے 'یا اس کے حق سے وسیلہ لینا مذموم بدعت اور شرک کے وسائل میں سے ہے۔ رہا مردے کو پکارنا اور اس سے فریاد کرنا تو یہ شرک اکبر ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی زندگی میں قحط کے زمانہ میں آپ سے بارش کے لیے دعا کی درخواست کرتے 'اور اپنے نفع بخش امور میں آپ سے سفارش کرواتے تھے 'لیکن جب آپ کی وفات ہوگئی تھی تو اس کے بعد انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا 'اور نہ ہی شفاعت وغیرہ طلب کرنے کے لیے وہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر آئے 'کیونکہ انھیں یہ معلوم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیے بعد یہ چیز جائز نہیں 'بلکہ یہ چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک مخصوص تھی 'اب اس کے بعد قیامت کے دن ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت طلب کی جائے گی 'جیسا کہ صحیحین میں ثابت ہے کہ قیامت کے دن جب تمام مومن آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، اور عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تاکہ یہ ان کے لیے سفارش کریں کہ اللہ ان کا حساب وکتاب شروع کرے اور وہ جنت میں داخل ہوں 'تو ان میں سے ہر شخص نفسی نفسی کہہ کر معذرت کر دے گا اور دوسرے کے پاس بھیج دے گا 'اور جب آخر میں یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے تو وہ معذرت کرتے ہوئے ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رہنمائی کر دیں گے 'یہاں تک کہ جب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں گے تو آپ اللہ کے وعدہ کے مطابق فرمائیں گے: ''میں ہی اس کے لیے ہوں 'میں ہی اس کے لیے ہوں۔'' پھر آپ جائیں گے اور اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور کثرت سے اس کی حمد وتعریف کریں گے 'یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جائے گا: سر اٹھاؤ اور کہو بات سنی جائے گی 'مانگو دیا جائے گا اور سفارش کرو قبول کی جائے گی۔

یہی حدیث شفاعت ہے اور یہی وہ مقام محمود ہے جس کا ذکر اللہ نے ذیل کی آیت میں کیا ہے:

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ٧٩ ... سورۃ الإسراء

''عنقریب تیرا رب تجھے مقام محمود پر پہنچا دے گا۔''

اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آل واصحاب رضوان اللہ عنھم اجمعین پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کرنے والوں پر رحمت وسلامتی نازل فرمائے 'اور ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے 'بے شک وہ سننے والا اور قریب ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ